خصوصیت یہ ہے کہ اس میں مکہ اور مدینہ اور اُن کے مضافات کے اَمکنۂ مقدسہ اور تاریخی مقامات کی گذشتہ اور موجودہ تاریخی روانداد بھی ہے اور حجاز میں دولت کی افراط اور مغربی اثرات کی وجہ سے نئے تہذیبی اور تمدنی جو حالات پیدا ہوگئے ہیں اُن پر بے لاگ مگر سنجیدہ تبصرہ و تنقید بھی ہے۔ اس کے علاوہ مسافرِ راہِ حجاز نے اپنے قلبی واردات و کیفیات بڑے والہانہ انداز میں بیان کئے ہیں کہ انھیں پڑھکر دل غیر معمولی طور پر متاثر ہوتا ہے۔ زبان بڑی شگفتہ اور ادبی ہے۔ آخر میں اس سفر کی تقریب سے مصنف نے جو نظمیں لکھی تھیں وہ شامل ہیں۔ چونکہ تمر صاحب ایک پختہ مشق شاعرِ شیوا بیان بھی ہیں۔ اس لئے کتاب کا یہ حصہ فنی اعتبار سے اپنی مستقل انفرادیت و افادیت رکھتا ہے۔ طباعت کی غلطیاں جگہ جگہ رہ گئی ہیں اور بعض بڑی افسوسناک ہیں۔ مثلاً ص ۹ اور ۱۰۳ پر غلط آیات۔ ص ۸۲ پر دجبہ کی جگہ وصبہ، ص ۹۰ پر مشذنہ کی بجائے مندبہ، ص ۱۲۰ پر مظفر نگر کی جگہ مظفر گڈھ۔ امید ہے آئندہ ایڈیشن میں ان غلطیوں کی تصحیح کردی جائے گی۔

درویشی کیا ہے۔؟ ازمولانا مقبول احمد سیوہاروی۔ تقطیع خورد ضخامت ۱۹۲ صفحات۔ کتابت و طباعت بہتر۔ قیمت مجلد ہے۔ پتہ:۔ ندیم بک ڈپو سیوہارہ ضلع بجنور۔

آجکل مسلمانوں کے ایک طبقہ کے نزدیک درویشی کے معنیٰ یہ ہیں کہ نہ احکامِ شریعت پر عمل کرو اور نہ قرآن و سنّت کی تعلیمات پر توجہ دو۔ بزرگوں اور صوفیائے کرام کے ساتھ ارادت و عقیدت کا دم بھر کر محرمات و منہیاتِ شرعیہ کا ارتکاب کرتے رہو۔ عجیب طرح کی ہیئت و صورت بناؤ اور اٹھتے بیٹھتے ہو حق کرتے رہو۔ پھر لطف یہ ہے کہ یہ سب کچھ اُن بزرگوں کے نام اور نسبت سے کیا جاتا ہے جن کی زندگیاں اتباعِ شریعت کا نمونہ تھیں۔ لائق مصنف نے اس کتاب میں اس نام نہاد درویشی کا پردہ چاک کرکے حضرت خواجہ غریب نواز اور دوسرے اکابرِ طریقت کے ملفوظات سے یہ ثابت کیا ہے کہ جس چیز کا نام درویشی ہے وہ شریعت کی پیروی اور اسوۂ نبیؐ کے اتباع سے الگ ہرگز کوئی چیز نہیں ہے۔ یہ ملفوظات و ارشادات سولہ عنوانات کے ماتحت مرتب کئے گئے ہیں جن میں شریعت اور طریقت کی تطبیق کی گئی ہے۔ اس کے بعد چونکہ یہ کتاب درگاہِ حضرت خواجہ اجمیریؒ کے آستانہ پر بیٹھ کر لکھی گئی ہے اس لئے یہاں درویشوں کا عام طور پر جو حال ہے اُس کو خود انھیں کو مخاطب